



الانصار بھیر انصار کی عسکری ایم جی
مجاہدین کے بھیر انصار کی عسکری ایم جی

مجاہدین کے بھیر انصار کی عسکری ایم جی

شمس الاسلام

پندرہ روزہ

شرح چندہ

سالانہ
ششماہی
برما و ممالک غیر
مسالانہ

مذہبی ظہور احمد گوئی

قیمت فی پرچہ
ایک آنہ



جلد ۱ بھیر پنجاب ۱۱ شعبان المعظم ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۹۳۹ نمبر ۱

شان اصحاب

(از حاکم فی الزمان شہین شاہ)

اصحاب نبی کا آئینہ ہیں
پاک و پیر و پیر و پیر
شیر و شیر و شیر و شیر
وہاں کی ان کے بھیر
قاب میں ہر روز ایک
وہاں کی ان کے بھیر
شہین شاہ کی رہتی ہیں
رہتی ہیں ان کے بھیر
اصحاب نبی کے بھیر
ان کے بھیر کی رہتی ہیں
ان کے بھیر کی رہتی ہیں
ان کے بھیر کی رہتی ہیں

شمس الاسلام کا دور جدید ماہنامہ کی بجائے پندرہ روزہ کر دیا گیا

ہمارے ہر روز و نور و جمال کا ہر روز ہر روز ہے کہ اس نے ضعیفوں و ناتوانوں کو اپنے فضل و کرم سے خدمت
دین میں کی توفیق عطا فرمائی۔ اور اسے اسلام کے بلند رکھنے اور عقائد حقہ اسلام کی حفاظت اور تمام
نہجی مقبول کے مقابلہ کرنے کے لئے غیب سے وسائل و ذرائع پیدا کر دئے۔ الحمد للہ کہ ہماری آرزو میں
برائیں۔ اور دیرینہ خواہش پوری ہو گئی۔ یکم اکتوبر سے جریدہ شمس الاسلام کے نئے دور کا آغاز ہو رہا ہے۔ آج سو جدید و کلاسیک
ماہنامہ کے پندرہ روزہ کر دیا گیا ہے۔ اور پہلا پرچہ یکم اکتوبر کو شائع ہو کر قارئین کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے۔ انشاء اللہ سرکاری ماہ
کی یکم ۱۴۰۰ کو قاعدہ شائع ہو گا۔ لہذا قارئین کی زیادتی کے باوجود چند سالانہ میں صرف آٹھ آنے کا اضافہ
کیا جائے گا۔ چند سالانہ آئندہ دور میں یہ تقریباً ایک پالیسی مقاصد میں اس تبدیلی کے کسی قسم کا فائدہ نہ ہو گا۔ اس
نئے اقدام کے سلسلہ میں ہم جملہ معاونین سے تعاون کی درخواست کرتے ہیں۔ ہم اپنی طرف سے جریدہ کو بہتر سے بہتر اور زیادہ
وہیپ و مفید بنانے کی کوشش جاری رکھیں گے۔ مگر ہماری تمام مساعی کا بار و جزا زیادہ تر توسیع اشاعت پر جاتی ہے۔ جو معاونین
اپنے اپنے حلقہ اثر میں جریدہ کے خریدار بنا کر حق کی آواز بلند کرنے میں ہماری امداد کریں۔ نیا و مسند عدلیہ

کیفیت کارکردگی

اور شوال کو جامع مسجد میرپور میں جامعہ تعلیم القرآن کے شعبہ میں تدریس و تعلیم کا سلسلہ جاری ہے۔

ادارہ عالیہ عسکر یہ محمدیہ کے اعلانات

- ۱۔ ادارہ عالیہ عسکر یہ محمدیہ کا مرکز ٹیکسٹ پبلشرز روڈ لاہور میں قائم کیا گیا ہے تمام جامعہ میں دستیاب حاصل کرنے کیلئے ٹیکسٹ کے تحت پرنٹنگ ونگ بنایا گیا ہے۔ مولانا محمد داؤد صاحب کو ادارہ عالیہ کا ناظم مقرر کیا گیا ہے۔
- ۲۔ جامعہ میں باالصلہ کی حاجت کو نوٹ محمدیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ نفع محمدیہ کا دستور العمل ادارہ عالیہ محمدیہ سے منسلک ہے جو لوگ اپنے ان حاجات قائم کرنا چاہیں۔ وہ ادارہ سے ذاتی دستور العمل طلب کریں۔
- ۳۔ ادارہ شوال میں خجانب کے مختلف مقامات پر عسکر یہ محمدیہ کے نام سے کتب خانہ بنایا گیا ہے۔ تمام جامعہ میں اپنے اپنے پائپوں کو کتب خانوں میں شمولیت کے لئے تیار رکھیں۔
- ۴۔ سرزادہ محمد شفیع صاحب انگریز مسلح شاہ پور کی حاجت کا ناظم ہیں۔ ان کا نام جامعہ میں عسکر یہ محمدیہ کا نام لکھ کر رکھا گیا ہے۔ بخاری محمد صاحب نوشہری کو ملازمتوں کے حساب کار کا ناظم مقرر کر کے دیات کی مالی کے کو بہت مدد ملے گی۔
- ۵۔ حاجات کے لئے جو یہ جس اسلام کی خریداری لازمی قرار دی گئی ہے تمام جامعہ میں اپنے ملازمین جریہ مذکور کی توجہ و شجاعت کے لئے کوشش کریں۔
- ۶۔ سرزادہ جعفری نے اسی ملک انصار کی تربیت ادارہ عالیہ میں ارسال انہیں کی وجہ سے جلد مکمل فہرست ارسال کیے اپنے فرض کو ادا کریں۔
- ۷۔ جلیل نقوی اور شفیع نور جاسمیل خان کے عسکر کے فہرست انیسویں کو دیات کی حاجت کے لئے کہ باہر شوال الفکر میں عسکر یہ محمدیہ کے لئے انہیں سے تیار شروع کریں۔
- ۸۔ انصار سہیل کیمپ کے مصالحت کے لئے اپنے پاس کچھ رقم جمع رکھے۔

(ادارہ)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

ایک صاحب تقریر فرماتے ہیں کہ آپ نے نوح محمدی تمام کر کے تمام ان لوگوں کو آپ کی حاجت میں شامل نہیں محمدی نے جو کہ کارٹیکٹ عسکر یہ ہے۔ اب تک ہم ہی سمجھتے تھے کہ ہم کھڑے ہوئے ہیں۔ مگر اب آپ کے طرز العمل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی حاجت میں شامل ہونے بغیر کوئی شخص محمدی نہیں ہو سکتا۔

مترجم کو حاجات کا نام نہ لکھنا چاہیے۔
الجواب۔ محمدی نوح کا نام رکھتے ہیں۔ مراد حضرت عیسیٰ و عیسیٰ نہیں ہو سکتی۔ کہ ہمارے عسکر یہ محمدی کہلاتے ہیں۔

تبلیغ اسلام

۱۔ رگت کو میر حبیب الانصار نے ہر شہر کے جلسہ حبیب العباد میں خاکساریت شکن تقریر کی جو اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکی ہے۔ اور اس ۱۰ رگت کو تمام سرگودھا گول چکر میں منعقد کیا گیا۔ اور شوال فرمائی کہیں سرگودھا کے خاکساروں کو کھلے الفاظ میں دعوت شافریہ دی گئی۔ مگر خاکسار حلقوں میں ہوتے ہوئے سکوت جاری رہا۔ ہم متحیر کہ آپ انہیں تبلیغ اسلام کی دعوت پر خوشامد تشریف لے گئے۔ رات کے ۱۰ بجے عید گاہ کے وسیع و عریض میں سرزادہ اشخاص کے سامنے آپ کی بصیرت اور تقریر ہوئی جس سے خاکساروں کے تمام باطل و مادی کارزار آشکار کر دیا۔ اور ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک میر حبیب الانصار نے ملازمت سون سلیسر شریف شاہ پور کا دورہ کیا۔ لاہور کے شہر کاری مولوی، غلام مرشد نے اس ملازمت میں خاکساریت کے جراثیم پیدا کر دیے تھے۔ انہوں نے کہ میر حبیب الانصار کی تقریر اور باطل مؤجد و جہد سے غلط فہم ہیں۔ اس مسئلہ کی حقیقت واضح ہو گئی۔ انہوں نے شہرہ و سرزادہ اور مولوی میں مشاذا تبلیغی جلسے منعقد کر دیے۔ اور ملازمت میرپور میں دینی بیداری کی ایک لہر پیدا ہو چکی ہے۔ خاکسار اللہ علی ذلک!

مولانا محمد شفیع کو مقام سرگودھا تبلیغ کا اعلان ہوا۔ جبیں مولانا صاحب انگریز شاہ صاحب اور میر حبیب الانصار نے تقریری فتویٰ کے سلسلہ کو خیر و کار کیا۔ اور خاکساریت و حینا ویت و دیگر فتویٰ سے احتیاج و اختراک کی تلقین کی ہر وہ تقریر ہے۔ سرزادہ اور مولانا کی کتابت ہوئی۔

امام اہل سنت حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب کھنوی۔ مولانا عبدالسلام صاحب فاروقی کھنوی کی شرافت آدمی کے سلسلہ میں ۱۰ رگت کو مقام جامع مسجد میرپور شالار اسلامی جلسے منعقد ہونے میں حضرت امام اہل سنت کی حلقہ و مصالحت سر لبز و مولانا تقریر سے حاضرین متفہم ہوئے۔

۱۔ میر حبیب کو مقام جامع مسجد میرپور شرافت کی تقریر پر اسلامی اجتماع خلیات کا میاں رہا۔ مولانا محمد شفیع صاحب مولانا خان محمد صاحب حاجی انتقال محمد صاحب گجڑی اور میر حبیب الانصار نے فضائی بی بی کیمپ علیہ وسلم و معراج شریف کے واقعات پر مولانا و خصلت شریفی کی۔

مولانا عبدالرحمن صاحب میاںوی نے راجپوت میں سرائے صاحب۔ امیت آباد سرایا۔ لاہور میں ویرہ مقامات کا دورہ فرمایا۔ مولانا شہزاد صاحب نے لاہور والی حجابیان۔ کٹ بھائی خان صاحب اور خلیل الرحمن کے مصالحت کا دورہ فرمایا۔ ہر ایک آپ کے موقع سے دیالی سکاڑوں میں جتنی بیداری پیدا ہوئی۔

مولانا حبیب صاحب ابھی تک شہر میں معروف علی ہیں۔ کو لاہور و دیگر مقامات پر ان کی کئی تقریریں ہو چکی ہیں حضرت مولانا میرپور غلام محمد صاحب بھائی خٹن کرانہ کے امیر اور شالار و سرزادہ و سرزادہ آپ کو شہر کے مصالحت کا تبلیغی دورہ کرتے ہوئے نظر آئے۔

دارالعلوم غفرانہ جگہ میں اتوار اللہ تعالیٰ کے بعد دارشوال الحکیم کا دارالعلوم کے لئے سال کا آغاز ہو گا۔ جلیل طلبہ

مستحق ہیں۔ ملا تصدق عتہ ہمارے لئے کو ہمارا آقا جوسید العرب و اجمعین جسکی ذریعہ شرف امت تکم ہے جسکی نعلای ہمارے لئے باعث فخر ہے ہم کو الیہ ہدیہ پیدا کرنا نہیں چاہئے۔ ہمارا کوئی بیادین نہیں ہے۔ ہمارا دین وہی ہے جو شانہ تیرہ سو سال سے دنیا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جاری ہے۔

ماہر عزات اندیشی کے ایک ٹھکانے کا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ اسلام کو کھڑے رکھتے ہیں۔ ہمارا دین شریف کے عہد سے ہزاروں کا اظہار کرنے کے لئے ہے۔ آپ کو محمدی کہلاتا ہے۔ اور وہ پسند کرتے ہیں۔ جو حاجت میں ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوتے ہیں۔ ان کو دنیا میں جیلا ناچاہئے۔ ہمارے نزدیک وہ حاجت محمدی کہلاتے ہیں۔ انہیں نے۔ نیزہر شخص کوئی فدایت بجا نہیں لاسکتا۔ اس لئے محمدی کو فدایت کے کئی حکم میں سے ایک حکم کو ہی اختیار کر لیا جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ محمدی کو جانوں کو اعلاہ کلمۃ اللہ کے لئے محمدی کوئی شخص بھرتی کیا جائے۔ تاکہ صحیح اسلامی اصولوں کے ماتحت عسکر یہ تعلیم کے ذریعہ لائے بہت کی رو کا مقابلہ کیا جائے۔

(۱۲/۱۱)

ضروری گذارش

جن اصحاب کے لئے خبریہ اری ذیل میں دست ہیں انکی دست خریداری ختم ہو چکی ہے اور یہ سے اصحاب کو مشغول و ذرا اطلاع بھی دی جا چکی ہے۔ لیکن تا حال انہوں نے نہ چندہ ارسال نہیں کیا۔ ایسے حضرات براہ کرم چندہ ذریعہ ملی کر اگر ارسال فرمائیں۔ ورنہ خاموشی کی صورت میں ۱۰ رگت کو پچھ نہ ہوگی۔ لی ارسال ہر گنا (ختم) اخبار کا سالانہ چندہ ضروری مقرر کیا گیا ہے۔

۱۵۱۰	۱۵۱۱	۱۵۱۲	۱۵۱۳	۱۵۱۴	۱۵۱۵	۱۵۱۶	۱۵۱۷	۱۵۱۸	۱۵۱۹	۱۵۲۰	۱۵۲۱	۱۵۲۲	۱۵۲۳	۱۵۲۴	۱۵۲۵	۱۵۲۶	۱۵۲۷	۱۵۲۸	۱۵۲۹	۱۵۳۰	۱۵۳۱	۱۵۳۲	۱۵۳۳	۱۵۳۴	۱۵۳۵	۱۵۳۶	۱۵۳۷	۱۵۳۸	۱۵۳۹	۱۵۴۰	۱۵۴۱	۱۵۴۲	۱۵۴۳	۱۵۴۴	۱۵۴۵	۱۵۴۶	۱۵۴۷	۱۵۴۸	۱۵۴۹	۱۵۵۰	۱۵۵۱	۱۵۵۲	۱۵۵۳	۱۵۵۴	۱۵۵۵	۱۵۵۶	۱۵۵۷	۱۵۵۸	۱۵۵۹	۱۵۶۰	۱۵۶۱	۱۵۶۲	۱۵۶۳	۱۵۶۴	۱۵۶۵	۱۵۶۶	۱۵۶۷	۱۵۶۸	۱۵۶۹	۱۵۷۰	۱۵۷۱	۱۵۷۲	۱۵۷۳	۱۵۷۴	۱۵۷۵	۱۵۷۶	۱۵۷۷	۱۵۷۸	۱۵۷۹	۱۵۸۰	۱۵۸۱	۱۵۸۲	۱۵۸۳	۱۵۸۴	۱۵۸۵	۱۵۸۶	۱۵۸۷	۱۵۸۸	۱۵۸۹	۱۵۹۰	۱۵۹۱	۱۵۹۲	۱۵۹۳	۱۵۹۴	۱۵۹۵	۱۵۹۶	۱۵۹۷	۱۵۹۸	۱۵۹۹	۱۶۰۰	۱۶۰۱	۱۶۰۲	۱۶۰۳	۱۶۰۴	۱۶۰۵	۱۶۰۶	۱۶۰۷	۱۶۰۸	۱۶۰۹	۱۶۱۰	۱۶۱۱	۱۶۱۲	۱۶۱۳	۱۶۱۴	۱۶۱۵	۱۶۱۶	۱۶۱۷	۱۶۱۸	۱۶۱۹	۱۶۲۰	۱۶۲۱	۱۶۲۲	۱۶۲۳	۱۶۲۴	۱۶۲۵	۱۶۲۶	۱۶۲۷	۱۶۲۸	۱۶۲۹	۱۶۳۰	۱۶۳۱	۱۶۳۲	۱۶۳۳	۱۶۳۴	۱۶۳۵	۱۶۳۶	۱۶۳۷	۱۶۳۸	۱۶۳۹	۱۶۴۰	۱۶۴۱	۱۶۴۲	۱۶۴۳	۱۶۴۴	۱۶۴۵	۱۶۴۶	۱۶۴۷	۱۶۴۸	۱۶۴۹	۱۶۵۰	۱۶۵۱	۱۶۵۲	۱۶۵۳	۱۶۵۴	۱۶۵۵	۱۶۵۶	۱۶۵۷	۱۶۵۸	۱۶۵۹	۱۶۶۰	۱۶۶۱	۱۶۶۲	۱۶۶۳	۱۶۶۴	۱۶۶۵	۱۶۶۶	۱۶۶۷	۱۶۶۸	۱۶۶۹	۱۶۷۰	۱۶۷۱	۱۶۷۲	۱۶۷۳	۱۶۷۴	۱۶۷۵	۱۶۷۶	۱۶۷۷	۱۶۷۸	۱۶۷۹	۱۶۸۰	۱۶۸۱	۱۶۸۲	۱۶۸۳	۱۶۸۴	۱۶۸۵	۱۶۸۶	۱۶۸۷	۱۶۸۸	۱۶۸۹	۱۶۹۰	۱۶۹۱	۱۶۹۲	۱۶۹۳	۱۶۹۴	۱۶۹۵	۱۶۹۶	۱۶۹۷	۱۶۹۸	۱۶۹۹	۱۷۰۰	۱۷۰۱	۱۷۰۲	۱۷۰۳	۱۷۰۴	۱۷۰۵	۱۷۰۶	۱۷۰۷	۱۷۰۸	۱۷۰۹	۱۷۱۰	۱۷۱۱	۱۷۱۲	۱۷۱۳	۱۷۱۴	۱۷۱۵	۱۷۱۶	۱۷۱۷	۱۷۱۸	۱۷۱۹	۱۷۲۰	۱۷۲۱	۱۷۲۲	۱۷۲۳	۱۷۲۴	۱۷۲۵	۱۷۲۶	۱۷۲۷	۱۷۲۸	۱۷۲۹	۱۷۳۰	۱۷۳۱	۱۷۳۲	۱۷۳۳	۱۷۳۴	۱۷۳۵	۱۷۳۶	۱۷۳۷	۱۷۳۸	۱۷۳۹	۱۷۴۰	۱۷۴۱	۱۷۴۲	۱۷۴۳	۱۷۴۴	۱۷۴۵	۱۷۴۶	۱۷۴۷	۱۷۴۸	۱۷۴۹	۱۷۵۰	۱۷۵۱	۱۷۵۲	۱۷۵۳	۱۷۵۴	۱۷۵۵	۱۷۵۶	۱۷۵۷	۱۷۵۸	۱۷۵۹	۱۷۶۰	۱۷۶۱	۱۷۶۲	۱۷۶۳	۱۷۶۴	۱۷۶۵	۱۷۶۶	۱۷۶۷	۱۷۶۸	۱۷۶۹	۱۷۷۰	۱۷۷۱	۱۷۷۲	۱۷۷۳	۱۷۷۴	۱۷۷۵	۱۷۷۶	۱۷۷۷	۱۷۷۸	۱۷۷۹	۱۷۸۰	۱۷۸۱	۱۷۸۲	۱۷۸۳	۱۷۸۴	۱۷۸۵	۱۷۸۶	۱۷۸۷	۱۷۸۸	۱۷۸۹	۱۷۹۰	۱۷۹۱	۱۷۹۲	۱۷۹۳	۱۷۹۴	۱۷۹۵	۱۷۹۶	۱۷۹۷	۱۷۹۸	۱۷۹۹	۱۸۰۰	۱۸۰۱	۱۸۰۲	۱۸۰۳	۱۸۰۴	۱۸۰۵	۱۸۰۶	۱۸۰۷	۱۸۰۸	۱۸۰۹	۱۸۱۰	۱۸۱۱	۱۸۱۲	۱۸۱۳	۱۸۱۴	۱۸۱۵	۱۸۱۶	۱۸۱۷	۱۸۱۸	۱۸۱۹	۱۸۲۰	۱۸۲۱	۱۸۲۲	۱۸۲۳	۱۸۲۴	۱۸۲۵	۱۸۲۶	۱۸۲۷	۱۸۲۸	۱۸۲۹	۱۸۳۰	۱۸۳۱	۱۸۳۲	۱۸۳۳	۱۸۳۴	۱۸۳۵	۱۸۳۶	۱۸۳۷	۱۸۳۸	۱۸۳۹	۱۸۴۰	۱۸۴۱	۱۸۴۲	۱۸۴۳	۱۸۴۴	۱۸۴۵	۱۸۴۶	۱۸۴۷	۱۸۴۸	۱۸۴۹	۱۸۵۰	۱۸۵۱	۱۸۵۲	۱۸۵۳	۱۸۵۴	۱۸۵۵	۱۸۵۶	۱۸۵۷	۱۸۵۸	۱۸۵۹	۱۸۶۰	۱۸۶۱	۱۸۶۲	۱۸۶۳	۱۸۶۴	۱۸۶۵	۱۸۶۶	۱۸۶۷	۱۸۶۸	۱۸۶۹	۱۸۷۰	۱۸۷۱	۱۸۷۲	۱۸۷۳	۱۸۷۴	۱۸۷۵	۱۸۷۶	۱۸۷۷	۱۸۷۸	۱۸۷۹	۱۸۸۰	۱۸۸۱	۱۸۸۲	۱۸۸۳	۱۸۸۴	۱۸۸۵	۱۸۸۶	۱۸۸۷	۱۸۸۸	۱۸۸۹	۱۸۹۰	۱۸۹۱	۱۸۹۲	۱۸۹۳	۱۸۹۴	۱۸۹۵	۱۸۹۶	۱۸۹۷	۱۸۹۸	۱۸۹۹	۱۹۰۰	۱۹۰۱	۱۹۰۲	۱۹۰۳	۱۹۰۴	۱۹۰۵	۱۹۰۶	۱۹۰۷	۱۹۰۸	۱۹۰۹	۱۹۱۰	۱۹۱۱	۱۹۱۲	۱۹۱۳	۱۹۱۴	۱۹۱۵	۱۹۱۶	۱۹۱۷	۱۹۱۸	۱۹۱۹	۱۹۲۰	۱۹۲۱	۱۹۲۲	۱۹۲۳	۱۹۲۴	۱۹۲۵	۱۹۲۶	۱۹۲۷	۱۹۲۸	۱۹۲۹	۱۹۳۰	۱۹۳۱	۱۹۳۲	۱۹۳۳	۱۹۳۴	۱۹۳۵	۱۹۳۶	۱۹۳۷	۱۹۳۸	۱۹۳۹	۱۹۴۰	۱۹۴۱	۱۹۴۲	۱۹۴۳	۱۹۴۴	۱۹۴۵	۱۹۴۶	۱۹۴۷	۱۹۴۸	۱۹۴۹	۱۹۵۰	۱۹۵۱	۱۹۵۲	۱۹۵۳	۱۹۵۴	۱۹۵۵	۱۹۵۶	۱۹۵۷	۱۹۵۸	۱۹۵۹	۱۹۶۰	۱۹۶۱	۱۹۶۲	۱۹۶۳	۱۹۶۴	۱۹۶۵	۱۹۶۶	۱۹۶۷	۱۹۶۸	۱۹۶۹	۱۹۷۰	۱۹۷۱	۱۹۷۲	۱۹۷۳	۱۹۷۴	۱۹۷۵	۱۹۷۶	۱۹۷۷	۱۹۷۸	۱۹۷۹	۱۹۸۰	۱۹۸۱	۱۹۸۲	۱۹۸۳	۱۹۸۴	۱۹۸۵	۱۹۸۶	۱۹۸۷	۱۹۸۸	۱۹۸۹	۱۹۹۰	۱۹۹۱	۱۹۹۲	۱۹۹۳	۱۹۹۴	۱۹۹۵	۱۹۹۶	۱۹۹۷	۱۹۹۸	۱۹۹۹	۲۰۰۰	۲۰۰۱	۲۰۰۲	۲۰۰۳	۲۰۰۴	۲۰۰۵	۲۰۰۶	۲۰۰۷	۲۰۰۸	۲۰۰۹	۲۰۱۰	۲۰۱۱	۲۰۱۲	۲۰۱۳	۲۰۱۴	۲۰۱۵	۲۰۱۶	۲۰۱۷	۲۰۱۸	۲۰۱۹	۲۰۲۰	۲۰۲۱	۲۰۲۲	۲۰۲۳	۲۰۲۴	۲۰۲۵	۲۰۲۶	۲۰۲۷	۲۰۲۸	۲۰۲۹	۲۰۳۰	۲۰۳۱	۲۰۳۲	۲۰۳۳	۲۰۳۴	۲۰۳۵	۲۰۳۶	۲۰۳۷	۲۰۳۸	۲۰۳۹	۲۰۴۰	۲۰۴۱	۲۰۴۲	۲۰۴۳	۲۰۴۴	۲۰۴۵	۲۰۴۶	۲۰۴۷	۲۰۴۸	۲۰۴۹	۲۰۵۰	۲۰۵۱	۲۰۵۲	۲۰۵۳	۲۰۵۴	۲۰۵۵	۲۰۵۶	۲۰۵۷	۲۰۵۸	۲۰۵۹	۲۰۶۰	۲۰۶۱	۲۰۶۲	۲۰۶۳	۲۰۶۴	۲۰۶۵	۲۰۶۶	۲۰۶۷	۲۰۶۸	۲۰۶۹	۲۰۷۰	۲۰۷۱	۲۰۷۲	۲۰۷۳	۲۰۷۴	۲۰۷۵	۲۰۷۶	۲۰۷۷	۲۰۷۸	۲۰۷۹	۲۰۸۰	۲۰۸۱	۲۰۸۲	۲۰۸۳	۲۰۸۴	۲۰۸۵	۲۰۸۶	۲۰۸۷	۲۰۸۸	۲۰۸۹	۲۰۹۰	۲۰۹۱	۲۰۹۲	۲۰۹۳	۲۰۹۴	۲۰۹۵	۲۰۹۶	۲۰۹۷	۲۰۹۸	۲۰۹۹	۲۱۰۰	۲۱۰۱	۲۱۰۲	۲۱۰۳	۲۱۰۴	۲۱۰۵	۲۱۰۶	۲۱۰۷	۲۱۰۸	۲۱۰۹	۲۱۱۰	۲۱۱۱	۲۱۱۲	۲۱۱۳	۲۱۱۴	۲۱۱۵	۲۱۱۶	۲۱۱۷	۲۱۱۸	۲۱۱۹	۲۱۲۰	۲۱۲۱	۲۱۲۲	۲۱۲۳	۲۱۲۴	۲۱۲۵	۲۱۲۶	۲۱۲۷	۲۱۲۸	۲۱۲۹	۲۱۳۰	۲۱۳۱	۲۱۳۲	۲۱۳۳	۲۱۳۴	۲۱۳۵	۲۱۳۶	۲۱۳۷	۲۱۳۸	۲۱۳۹	۲۱۴۰	۲۱۴۱	۲۱۴۲	۲۱۴۳	۲۱۴۴	۲۱۴۵	۲۱۴۶	۲۱۴۷	۲۱۴۸	۲۱۴۹	۲۱۵۰	۲۱۵۱	۲۱۵۲	۲۱۵۳	۲۱۵۴	۲۱۵۵	۲۱۵۶	۲۱۵۷	۲۱۵۸	۲۱۵۹	۲۱۶۰	۲۱۶۱	۲۱۶۲	۲۱۶۳	۲۱۶۴	۲۱۶۵	۲۱۶۶	۲۱۶۷	۲۱۶۸	۲۱۶۹	۲۱۷۰	۲۱۷۱	۲۱۷۲	۲۱۷۳	۲۱۷۴	۲۱۷۵	۲۱۷۶	۲۱۷۷	۲۱۷۸	۲۱۷۹	۲۱۸۰	۲۱۸۱	۲۱۸۲	۲۱۸۳	۲۱۸۴	۲۱۸۵	۲۱۸۶	۲۱۸۷	۲۱۸۸	۲۱۸۹	۲۱۹۰	۲۱۹۱	۲۱۹۲	۲۱۹۳	۲۱۹۴	۲۱۹۵	۲۱۹۶	۲۱۹۷	۲۱۹۸	۲۱۹۹	۲۲۰۰	۲۲۰۱	۲۲۰۲	۲۲۰۳	۲۲۰۴	۲۲۰۵	۲۲۰۶	۲۲۰۷	۲۲۰۸	۲۲۰۹	۲۲۱۰	۲۲۱۱	۲۲۱۲	۲۲۱۳	۲۲۱۴	۲۲۱۵	۲۲۱۶	۲۲۱۷	۲۲۱۸	۲۲۱۹	۲۲۲۰	۲۲۲۱	۲۲۲۲
------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------

نہ تم جیسے ہیں دینے نہ ہم فرما دیں کر کے
نہ کہتے نہ ملے نہ نہ بنائیں ہمیں

ہاکیہ ہجر
کے قلم سے

تاریخ شیعہ

مختصر
منظوم

بہر حق و آفتاب مخالفت اہل سنت و اہل باطل

پس از حمد و ثناء و مدح صحابہ
بہر حق و آفتاب مخالفت اہل سنت و اہل باطل
نبی کے زمانہ میں شیعہ نہیں تھے
عقیقی مخالفت میں ہی دس برس تک
یہ اسلام کا دور اول تھا
پس شریعت اللہ میں زمانہ کی باتیں
مسلموں میں کوئی فرقہ نہیں تھا
پڑا امن و امان تھا وہاں
یہود و نصاریٰ تھے دشمن و دشمن
یہودی مکران میں تھے سخت دشمن

شیوں سے ان کی عداوت پرانی
یہ عداوت تھی مخصوص قومی نشانی

انہیں میں تھا ابن سبا کا جو دہائی
نبی صاف تھا جس کا وہ اللہ سید
وہ عثمان کے بعد آخر میں آیا
خوفا تھا مسلمان دنیا کی خاطر
اسی جیسے پھر وہی اسکے ساتھی
جو دیکھا یہاں وہاں لگتی نہیں ہے
آزادی میں صحابہ سے ملنے لگا وہ
خدا انہیں جو صحابہ نہیں تھے
بے گھر سکھائیں انہیں ایسی باتیں
کہ جب ملے اور بغض صحابہ
علیہ السلام نہ تھا حضرت علیؑ میں

صحابہ میں کافر انہیں گامیاں وہ
گرد چھتے چھتے سے بدنام ان کو

صحابہ کے بے مشابہت سب آ
ہرگز نہ وہاں نہ وہاں نہ سے جلتا
علیؑ نہ کو وہاں کا دشمن نہ تھا
تھا اسلام کا سخت دشمن یہودی
غرض میں سے اسکی بیعتا ہی تھی
نبیؐ کے ساتھ صحابہ کے ساتھ
نبیؐ میں سے اٹھا وہاں میں اہل
وہاں باغ و بخت کے تھے بیٹے انہیں
خدا نے نبیؐ کو نبیؐ سے انہیں کو
نبیؐ اور امت میں تھے واسطہ وہ
نہ ان سے راضی وہ راضی نہ اسے

خدا نے صحابہؓ کی گولیت کی ہے
نبیؐ نے بہت انکی توصیف کی ہے

اور جو شیعوں کے بارے میں ہیں
نہ تھے ان میں انفرقہ ایچھے برے کی
بولیواں تھے ان کو وہ خود سے جھوٹا
انہیں کو یہودی نے جھوٹا بنا کر
نبیؐ کی نبوت کی تکذیب کرنا
جماعت میں اس طرح انفرقہ کر کے
کہ شیعہ تھا وہ سب یہ ابن سبا کا
گورہ پیرا۔ تفسیر کا مسند
یہ باتیں تراشیں ہیں ابن سبا کی
وہی تھا شیعہ کا بانی سبانی
بظاہر اسے گورہ پیرا کہتے ہیں

اسی کا طریقہ اسی کی باتیں
اسی کی مثل سازشیں تھیں نے بڑھک
کہا نبیؐ ہی مسجد بھی ان پر
تھے قہر میں جیسے سے کچھ اس کے پیچھے
کیا قتل ناحق جناب حق کو
وہاں کرانے کی تھی تھی جی میں
جیل میں بھی ماں سے ملی کو ڈایا
مگر ان پر قابو نہ پایا کسی نے
رہے تھوڑے میں جو حضرت علیؑ سے
تو کہ خارجی ہیں مجھ میں سے
نہیں ہیں شیعوں کو اسپر بھی آیا
تکلفوں کے ہمراہ تیار لے کر

یہاں تک پہنچے
تو ان کی بڑائی

بہت شور مچا کیا مقدسوں نے
کسی نے وہی کالی سن کر یہی تو
کیا نہ تو روزے سے رخصتی
غرض آپؐ نے اپنے صدمے اٹھائے
مرے جب حسن و انہیں مقدسوں نے
نبیؐ میں مسلم گئے جب وہاں پر
نہر جو نبیؐ ابن زیاد آیا کوفہ
خبر نہ رکھا خدا ان سے مطلب
حیث ان کی دولت سے مکر سے بچے

تو دیکھا وہاں پر کہ یہ گل کھلے ہیں
جنہوں نے بڑیا تھا لڑے کھڑے ہیں

اور آرمز کم اور ہیں زیادہ
اور ہیں مسیحا اور ہیں یزیدی
اور زید میں بھی تک وہاں ہیں
اور جتنے ساتھی ہیں سب بھوکے پیاسے
اور ہے ہزار اور ہزار عداوت
اور ہے میں اہل و عیال مصطفائی لا
دکھا کہ خطوط ان کو غیرت دلائی
اپنے دایرہ میں یہ کی پہر پائی
بلیا تھا جن کو کیا قتل ان کو

یہ محشر ہوا تھا
چہن سب کا

جدا وہ بھی ہمارے ان کے رہے ہیں
یہ عظیم ابن سبا کے گھری تھی
مخالفت خدا کا رسول خدا کا
علیؑ کو نبیؐ سے بھی اسکا جنت کر
جاسے عداوت کی تحریک کرنا
فدوت کراہی علیؑ سوم سے
یہ تھا تھا اسلام میں سب سے پہلا
اہم مخالفت کا رجحان تھا
جو یہودیوں میں اب تک ہیں جاری ملتی
ہیں موجودہ شیعہ اسی کی نشانی

سبھی شیعہ دیتے ہیں سپر کہ جہاں
وہ میں وراثت کا یہ چڑھ کر
رہے تھے گھر میں وہ جہود ہو کر
کیا قتل عثمان قرآن سے بڑھتے
نہیں رہے آیا خدا بھی کسی کو
تھکا دوست بن کر وہ نبیؐ علیؑ میں
شراروں کا علیؑ میں خوں بھایا
تو شیعوں سے کچھ جاری بچے تھے
میں سے بھی آخر کو ناکام ہو گئے
کیا قتل کر کے میں جھک سکتی تھے
ہے جنگ حضرت حسنؑ کو لگا
مگر میں موقع پر جا گئے قتل کر

حضرت حسنؑ نے
کے شیعہ کر کے

براہوت ان کا خزانہ سبوں نے
مقتول کوئی نے کے جا لوداں جو
جنت بت ان کو شیعوں سے جو بھی
کہ کافر کو چھوڑا دینا کو آئے
بلیا تھا کو وہ انہیں بڑوں نے
توئی سب نے نبیؐ نبیؐ خواہ جگر
ایکھا انہیں چھوڑ کر جاتے شیعہ
جسے وہ شیعہ اور دیکھا کے سب
وہ نہ سے ہو کر بلا جگہ پہنچے

تو دیکھا وہاں پر کہ یہ گل کھلے ہیں
جنہوں نے بڑیا تھا لڑے کھڑے ہیں

اور اہل بیت اور اہل بیت اور اہل بیت
اور اہل بیت اور اہل بیت اور اہل بیت
اور اہل بیت اور اہل بیت اور اہل بیت
اور اہل بیت اور اہل بیت اور اہل بیت
اور اہل بیت اور اہل بیت اور اہل بیت
اور اہل بیت اور اہل بیت اور اہل بیت
اور اہل بیت اور اہل بیت اور اہل بیت
اور اہل بیت اور اہل بیت اور اہل بیت

یہاں کے اہل بیت
ان کے اہل بیت

حکومت صوبہ بجات متحدہ اور خاکسار خاکساروں کی دھمکیاں تشدد انگیزی گرفتاری اقرارنامے لکھنے کے بعد رہائی

(۱۔ حکمہ اطلاعات عامہ حکومت صوبہ بجات متحدہ)

منابت اللہ مشرقی صاحب بانی تحریک خاکسار اور بعض دوسرے خاکسار یکم ستمبر کو لکھنؤ میں زیر ذمہ۔ اگر گرفتار کئے گئے۔ ہر ستمبر کو ان سب نے باقاعدہ اقرارناموں کے ذریعہ حکومت سے یہ وعدہ کیا کہ اگر انہیں رہا کر دیا جائے تو وہ صوبہ بجات متحدہ سے بچے جائیں گے۔ آئندہ ایک سال تک صوبہ بجات میں داخل نہ ہونگے اور لکھنؤ کے شیعہ سنی قیدیوں میں کوئی حسد نہ لینگے۔ ان اقرارناموں کے بعد حکومت نے سب کو رہا کر دیا۔ مگر وہ اپنی پہچان ہی عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکساروں نے حکومت کے خلاف انتہائی نفور بے جود اور بے مینا دلائل و اثبات لفظان و قریح کر کے پیش کی کہ اس سے بھی انکار کیا جاتا ہے کہ مشرقی صاحب نے کسی قسم کے اقرارنامہ پر دستخط کئے۔ اس سلسلہ میں بجات کی بعض سیاسی اور غیر سیاسی علم جاحظوں نے تحریک خاکسار سے اظہار تیرازی کرتے ہوئے اصل حقیقت معلوم کرنا چاہی۔ چنانچہ عوام کی معلومات کے لئے صحیح واقعات پیش کئے جا رہے ہیں۔

مناسب نہ سمجھا۔ اس کے بعد مشرقی صاحب نے بطور یاد دہانی ایک دوسرا تار بھیجا جس میں لکھا تھا کہ خاکسار ہر طرح سے اس شخص کو قتل کرنے پر آمادہ ہیں۔ چونکہ اس تار کی عبارت نسبتاً شائستہ تھی لہذا حکومت نے ۲۵ اگست کو جواب بھیجا کہ حکومت یوپی خود اس شخص کو قتل نہ کرے اور جلد از جلد ختم کرانے کی خواہش مند ہے اور اگر بجات میں اس میں تاخیر نہ کی جاتی۔ تو وہ ختم ہو چکا ہوتا۔ حکومت اس سلسلہ میں جماعت کے تعاون کو منظور کرتی ہے بشرطیکہ شیعہ سنی قیدیوں کو ختم کرانے کے جو طریقے اختیار کئے جائیں وہ برائے اور قانون کی حدود کے اندر ہوں۔ عنایت اللہ صاحب سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ "الاصلاح" میں قتل کی جو دھمکی دی گئی ہے کیا واقعی وہ آپ کی طرف سے ہے اور کیا آپ اس بھڑکی ذمہ داری لیتے ہیں؟ اس بات کا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن ۱۰ اگست کے "الاصلاح" میں انہوں نے حکومت یوپی اور وزراء حکومت کو بھی بھر کر گالیاں دیں اور یہ الزام لگایا کہ شیعہ سنی فساد کی واحد ذمہ دار حکومت یوپی ہے۔ اور پھر لکھا کہ خاکسار حکومت یوپی کے گھرے گھرے اور دیکھے۔ اور شیعہ سنی لیڈروں کے خلاف طاقت کا استعمال کریں گے۔ آج کل حکومت یوپی کے منقلب یہ لکھا گیا کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کی دشمن ہے۔ اور اس وجہ سے شیعہ اور سنیوں کو تیرازی ہے۔ اور اسے شیعہ سنیوں کو قتل بھیج دیتے ہیں۔ چنانچہ اگر حکومت یوپی کے خلاف لڑنے سے شیعہ سنی سمجھوتہ ہو سکے تو یہ سودا کچھ ہنگامہ نہیں۔ اس کے ساتھ انہوں نے خاکساروں کو لکھنؤ پہنچنے کا بھی حکم نافذ کر دیا۔ عوام کے سامنے حکومت یوپی کو اس رنگ میں پیش کر کے اور اسے "اسلام دشمن" قرار دیکر مشرقی صاحب نے یہ چاہا کہ مسلمان کے دل میں حکومت یوپی کی طرف سے نفرت پیدا ہو جائے اور خاکسار تیرازی کی تہذیب کو لکھنؤ پہنچ جائیں۔ اس سے قبل بھی مشرقی صاحب نے اکثر جانیازوں "اور" خاکساروں کو لکھنؤ پہنچنے کا حکم دے دیا تھا۔ چنانچہ اس وقت تک سندھ کے غلام مصطفیٰ بھیر گری "امیر خاص جانیازان ہند" اور بہت سے خاکسار لکھنؤ میں پہنچ چکے تھے۔ بھیر گری صاحب کے لکھنؤ پہنچنے پر خاکساروں نے اعلان کیا کہ ان کے اعزاز میں ۱۰ گولوں کی سلامی ہوگی۔ اور پریڈ کی جائے گی۔ لکھنؤ کی فضا اس وقت کافی مکد تھی۔ اور شہر میں دفعہ ۴۴ نافذ تھی جسکی رو سے مڑک برلاشی یا چھتری بھی لے کر چلنا ممنوع تھا۔ چنانچہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے خاکساروں کو مطلع کیا کہ دفعہ ۴۴ کے مطابق نہ گولے چھڑانے کی اجازت دی جاسکتی ہے نہ کانڈ سے پرچہ رکھ کر مڑک پر چلنے کی صوبہ بجات متحدہ کے خاکسار "ناظم اکبر" و "حیدر الدین حیدر" نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے احکام کی تعمیل کی اس پر عنایت اللہ صاحب نے وحید الدین حیدر کو اپنے حکم کی نافرمانی کرنے کے "جرم" پر سرعام کوڑے لگائے جانے کا حکم دیا۔ یہ فعل حکومت اور سرکاری حکام کے اختیارات کو ایک کھلا چیلنج تھا۔

لکھنؤ میں خاکساروں کی دہشت انگیزی اور تشدد
۲۵ اگست کو عنایت اللہ صاحب خود لکھنؤ آئے اور ان کے سامنے ہی شہر کی فضا اور بھی خراب ہو گئی۔ ان سے قبل مولانا ابوالکلام آزاد شیعہ سنی مصالحت کرانے کے لئے پہنچ چکے تھے۔ اور ان کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ شیعہ لیڈروں نے تیراچی کمیشن ملتوی کر دیا۔ اور شہر کی فضا بھی خوشگوار ہونے لگی۔ لیکن عنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکساروں کی آمد کے بعد ہی صورت حال پھر خطرناک ہو گئی۔ خاکساروں نے جلے کرنا شروع کئے جن میں

ریگ نے بعض مقامی مسلمان لیڈروں کے تحفظ کے لئے اپنی خدمت پیش کی۔ اور اعلان کیا کہ وہ خاکساروں کا ہر طرح مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

دوسری طرف عنایت اللہ مشرقی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے اپنی دھمکیوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ "الاصلاح" مورخہ ۳ جون میں تین جانیازوں کی طرف سے اعلان نکلا۔ کوٹھم لکھنؤ ہو کر "تداران قوم کو" قی الناجیم کرنے کو تیار ہیں۔ خالی حکم کا انتظار کرو۔ "۱۱ جولائی کے "الاصلاح" میں محمد زکریا سارا کر لونی کا اعلان شائع ہوا کہ "مورخہ یوپی میں ۲۱ کے بعد قیام رہی قیامت ہوگی"۔ لکھنؤ میں ہر طرف سرخشاہ آ رہی اور کہیں موتی "لکھنؤ کی زمین لا زار اور کوٹھنوں کو زور ہوگا"۔ "مخالفت قریب نیست ذل و موتی"۔ "شیطان حکومتوں کا چراغ کل ہوگا"۔ "دفعہ ۴۴ اگست کے "الاصلاح" میں عنایت اللہ صاحب نے پیرا اعلان کیا کہ "اب فیصلہ خون اور آگ کے بغیر نہیں ہو سکتا"۔ "الاصلاح" ۲۵ اگست میں بھیر گری کے خاکساروں کے سالار کی طرف سے اعلان شائع ہوا کہ "ریگ ہر خاکسار آگ اور خون سے کھیلنے کے لئے لکھنؤ جا رہے ہیں۔"

حکومت سے خط و کتابت

۲۵ اگست کو عنایت اللہ صاحب نے حکومت کے پاس حبس نامہ بھیجا۔
۲۶ اگست کو خاکساروں کو حکام ناڈ بورے میں کہ لکھنؤ کے چھلکے کا زور خاتمہ کریں۔ حکومت سے قانون کو نہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ شیعہ سنی شرکاء پیش کی جائیں جو شیعہ اور سنیوں کے لئے قابل قبول ہوں۔ جوابی کر کے اسے ارادوں سے اطلاع دیجئے۔
اس تار کا انداز تحریر ایسا تھا کہ حکومت نے اس کا جواب دینا

صوبہ بجات متحدہ میں خاکسار جماعت کا قیام

ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ گزرا جب سے صوبہ بجات متحدہ کے بعض اضلاع میں خاکساروں کی جماعتیں قائم ہونے لگیں۔ اور ان سب کا عہدہ نظام بطور ریگ رکھا گیا۔ ان جماعتوں کے قیام کے وقت عوام کو یہ بتایا گیا تھا کہ خاکسار جماعت محض "خدمت خلق" کرنے والے والشیروں کی ایک جماعت ہے۔ لیکن ان کی فوجی وردی اور ہلچل کیساتف باقاعدہ مہمیں خاکساروں کی طرف لوگوں کی توجہ خاص طور سے متعلق ہوئے گی۔ بہر حال ان خاکساروں کی طرف سے شروع شروع میں نہ تو امن عامہ کو کوئی خطرہ پیدا ہوا۔ اور نہ ان کے اور حکام کے درمیان کوئی تصادم ہوا۔

قتل و غارت کی دھمکیاں

لیکن لکھنؤ کے شیعہ سنی قیدیوں کے سلسلہ میں خاکساروں کی مداخلت نے صورت حال کو خطرناک بنا دیا۔ اور بعض امن کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ عنایت اللہ خان صاحب نے اپنے اخبار "الاصلاح" ۱۱ مورخہ ۱۱ جون میں اعلان کیا کہ لکھنؤ کے شیعہ سنی قیدیوں میں حسد لینے والے اور از روئے قرآن واجب القتل ہیں اور اگر وہ قیدیوں کے اندر اندر شیعہ سنیوں میں سمجھوتہ نہ ہو تو شیعہ سنی لیڈروں کے خلاف ممانعت خطرناک کارروائی کی جائے گی۔ آگے چل کر لکھا گیا کہ ان شیعہ سنی لیڈروں کی تعداد تین ایک طرف اور تین ایک طرف سے اس سے وہ تیار ہیں۔
اس دھمکی کا اثر یہ ہوا کہ لکھنؤ کے شیعہ سنیوں میں بھی خاکساروں سے مقابلہ کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ اجرائیوں نے خاکساروں کا چیلنج منظور کیا۔ اور ایک جبریہ ملی گارہ سے مسلمانوں کا ایک چھٹا خاکساروں کے مقابلہ کے لئے لکھنؤ آئے۔ خود لکھنؤ کی ایک مقامی انجمن "اسلم یوتھ

دوسرے خاکسار لیڈروں کا اقرار نامہ

بمقدمہ سرکار بہادر بنام غنایت اللہ خان وغیرہ
دفعہ ۱۰۷ مطابق نوحداری
ہم اشخاص جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ وعدہ کرتے ہیں وہ یقین دلاتے ہیں کہ اگر حکومت یوپی مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ مطابق نوحداری جو ہمارے برخلاف چلایا گیا ہے واپس لے لے تو ہم فوراً اپنے صوبہ کو واپس چلے جائیں گے۔ اور آج سے ایک سال تک کسی قسم کا دخل صوبہ یوپی کے معاملات میں نہیں دیں گے۔
۱۹ ستمبر ۱۹۳۹ء

ان اقرار نامہ کے متعلق خان بہادر حافظ احمد حسین ایم ایل سی اور سید واجد حسین رضوی صاحب نے چیف سیکریٹری حکومت یوپی کو بھی حسب ذیل خط لکھا ہے

”جانبہ سیکریٹری صاحب تسلیم
علامہ غنایت اللہ مشرقی کی تحریر مؤرخہ ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء میرے اور سید واجد حسین کے نام جو کہ میں نے آپ کو ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء کو دی تھی۔ وہ میرے اور سید واجد حسین کے روبرو شاہ دین اسلام مدیر الاصلاح نے اپنے ہاتھ سے لکھی تھی۔ اور اس پر ہم دونوں کے سامنے علامہ مشرقی نے دستخط کئے تھے۔ دویم یہ کہ جو خط آپ نے لفافہ میں بند کر کے مجھے کوکریل جعفری کے نام دیا تھا وہ ہم نے جیسے کوکریل موصوف کو دے دیا تھا اور انہوں نے خود اسے نواریہ سے اس شخص کو کوکریل لفافہ میں بند تھی علامہ مشرقی اور ان کے پانچ چھ ساتھی خاکساروں نے دستخط ہم دونوں کے روبرو حضرات جیل نے غنایت اللہ خان کے خود علامہ مشرقی کو دستخط کرتے ہوئے دیکھا اور ان کو ہم خوب پہنچاتے ہیں یہ تحریر اقرار نامہ جیل کے پاس رہی۔ ہم نہیں لائے نہ ہم سے اس سے کچھ واسطہ تھا۔
اس کے بعد علامہ مشرقی وغیرہ راکر دے گئے۔“

حافظ احمد حسین ایم ایل سی
سید واجد حسین رضوی

حیرت اور تعجب ہے کہ غنایت اللہ صاحب پھر بھی انکار کرتے ہیں کہ انہوں نے کسی اقرار نامہ پر دستخط نہیں کئے۔

بہر حال حکومت نے ان اقرار ناموں کے بغیر غنایت اللہ خان اور ان کے دوسرے ساتھیوں کو راکر کر کے ٹرین پر سوار کر دیا۔ حکومت کو امید تھی کہ ایک ذمہ دار آدمی جب اس قسم کا اقرار نامہ لکھ دے تو اس کے بعد اس سے کوئی اذیت نہیں۔ لیکن تمام توقعات کے خلاف غنایت اللہ صاحب نے یہ حرکت کی کہ جب ٹرین لکھنؤ سے کچھ میل کے فاصلہ پر بلیغ آباد اسٹیشن کے قریب پہنچی۔ تو گاڑی کی زنجیر روک لی اور اس ٹرین سے اتر کر ایک دوسری گاڑی پر بیٹھ گئے جو لکھنؤ آنے والی تھی۔ ادھر حفظہ مقدمہ کے لئے پولیس لکھنؤ اسٹیشن پر اس وقت بھی موجود تھی۔ اس کی اطلاع بھی غنایت اللہ صاحب کو مل گئی۔ چنانچہ وہ پھر ٹرین سے اترے اور اب کی ایک تیسری گاڑی پر بیٹھ گئے جو سر دہلی جانے والی تھی۔ اور وہاں راستہ میں سندیلہ کے اسٹیشن پر اتر پڑے۔ مگر آخر کار دہلی کی گاڑی سے روانہ ہو گئے۔

خاکساروں کی مزید دھمکیاں اور ان پر پابندیاں

جب خاکسار لکھنؤ سے چلے گئے تو سرحد اور پنجاب سے حکومت یوپی کے نام ان کے تدارک شروع ہوئے جن میں وزارت کو دھمکیاں دی گئی تھیں۔ اور لکھا گیا تھا۔ کہ ہم صوبہ جات متحدہ میں داخل ہو

ساتھیوں کو مجبوراً اگر تدارک نہ پاؤں۔
ان لوگوں کی گرفتاری کے بعد دوسرے خاکساروں نے جو لکھنؤ میں موجود تھے اپنے اپنے گھروں کو جانا چاہا۔ مگر ان کے پاس ریل کا کرڈینک تھا۔ اس لئے انہوں نے حکومت سے درخواست کی کہ انہیں ٹکٹ دلایا جائے تاکہ وہ اپنے اپنے وطن کو واپس ہو سکیں حکومت نے اس درخواست کو منظور کر لیا۔ لیکن جب سب کے سب ٹرین میں بیٹھ چکے۔ اور ٹرین چلنے کے قریب ہوئی تو ایک اشدہا جاتے ہی فوراً اتر پڑے اور پولیس والوں کو پریشان کرنا شروع کیا۔

غنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکساروں کے اقرار نامہ

گرفتاری کے دوسرے ہی دن یعنی ۲ ستمبر کو غنایت اللہ صاحب مشرقی نے بانی کی کوشش شروع کی۔ اور خان بہادر حافظ احمد حسین ایم ایل سی اور سید واجد حسین رضوی مراد آبادی کو جو ان سے جیل میں ملنے گئے حسب ذیل تحریر جو شاہ دین اسلام ایڈیٹر ”الاصلاح“ نے لکھی تھی۔ اور جس پر غنایت اللہ صاحب نے خود دستخط کئے تھے۔ دی

”محترم حافظ احمد حسین صاحب ایم ایل سی
واجد حسین صاحب رضوی مراد آبادی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وعدہ ۱۰۷ کے نوٹس کی دہائی کے بعد میں ایک سال صوبہ متحدہ نہ آؤں گا۔ نہ خاکساروں کے جھگڑوں کو کسی دوسرے صوبے سے آنے کا حکم یا اجازت دوں گا۔ صوبہ متحدہ کے خاکساروں کو ہدایت ہو گی کہ لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ میں دخل نہ دیں آپ اس خط کو اطمینان کے واسطے حکومت کو چیت سیکریٹری کو دے سکتے ہیں۔“

تحریر ۲۹ ستمبر
یہ تحریر خان بہادر حافظ احمد حسین نے چیف سیکریٹری حکومت صوبہ جات متحدہ کو دکھائی۔ مگر حکومت نے یہ مناسب سمجھا۔ کہ غنایت اللہ اور دوسرے خاکسار لیڈر براہ راست حکومت کو ایک اقرار نامہ لکھ کر دیں۔ چنانچہ ان کے پاس دو تحریریں پیش کر دی گئیں۔ ایک کی معرفت بھی گپیں کر کر رہے رہا ہونا چاہتے ہیں۔ تو ان اقرار ناموں پر دستخط کر دیں۔ غنایت اللہ صاحب اور دوسرے خاکسار لیڈروں نے اسے منظور کر لیا اور حکام جیل نیز خان بہادر حافظ احمد حسین وغیرہ کے سامنے ایک اقرار نامہ پر غنایت اللہ صاحب نے اور دوسرے پر شاہ دین اسلام ایڈیٹر ”الاصلاح“ محمود منٹو وکیل شیر زمان خان زمین العابدین وغیرہ نے دستخط کئے۔ اقرار ناموں پر غنایت اللہ خان جعفری آئی ایم ایس سیکریٹری جیل کی مہر تصدیق بھی موجود ہے۔ یہ اقرار نامہ درج ذیل ہیں۔

غنایت اللہ مشرقی صاحب کا اقرار نامہ

بمقدمہ سرکار بہادر بنام غنایت اللہ خان وغیرہ
دفعہ ۱۰۷ مطابق نوحداری
میں یقین دلاتا ہوں کہ دفعہ ۱۰۷ کی نوٹس کی دہائی کی تاریخ کے بعد میں ایک سال تک صوبہ متحدہ نہ آؤں گا اور نہ خاکساروں کے جھگڑوں کو کسی دوسرے صوبے سے صوبہ متحدہ کو آنے کا حکم یا اجازت دوں گا۔ صوبہ متحدہ کے خاکساروں کو ہدایت ہو گی۔ کہ وہ لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیہ میں دخل نہ دیں یہ خط اطمینان کیواسطے حکومت کے چیف سیکریٹری کو دیتا ہوں۔ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۹ء
دستخط غنایت اللہ

غنایت اللہ صاحب نے نہایت اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ مثلاً ۱۷ اگست کی تقریر میں انہوں نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ہمارے سامنے یہ خاکسار کھڑے ہیں جو جان دیتے اور جان لینے والے ہیں۔ مسلمانوں نے ان جلسوں میں غنایت اللہ صاحب کی بعض غلط باتوں پر احتجاج کیا۔ تو انہوں نے خاکساروں کو حکم دیا کہ خاکسار انہیں مار پیٹ کر اور کھٹ کر بھجوا دو۔ یہ حکم ملنے ہی خاکساروں نے بغیر خاکسار مسلمانوں پر حملہ کر دیا جس سے کئی آدمی بھروسہ ہوئے۔

لکھنؤ کے کئی اخبارات تحریک خاکسار اور غنایت اللہ صاحب کی ان دھمکیوں کے سخت خلاف تھے۔ اور اس دور ان میں بھی ان اخبارات میں تحریک کے خلاف مضامین عموماً نکلتے رہتے تھے لیکن ایک روز اپنے خلاف ایک اخبار کے مضمون کو جیل قرار دیکر خاکسار تشدد آمیز اور خلاف قانون کارروائی پر اتر آئے اور ایک خاکسار نے ایک اخبار فروش کو جو غنایت اللہ صاحب کی قیام گاہ کی طرف سے آجایا تھا مار مارا ہٹا۔ پھر کرنا شروع کیا۔ اور دوسرے دوسرے حصوں میں جو خاکسار کافی تعداد میں وردی پہنے تھے ان سے ملنے عام مسلمانوں سے متصادم ہونے لگے۔ مجلس احرار کے دفتر میں جلسے کے ایک اخبار کے دفتر پہنچ کر اس کے ایڈیٹر کو تلاش کیا۔ اور وہ جب وہاں نہ ملے تو ایڈیٹر کے گھر پہنچ کر گھر کے اندر داخل ہونے کی کوشش کی مگر جب دروازے بند پائے تو باہر کھڑے ہو کر انہیں کالیاں سنائیں اور مار مارنے کی دھمکی دی۔ شہر کے بعض مقامات پر خاکساروں نے مسلمانوں پر جانور کی تحریک کے خلاف تھے بلکوں سے حملہ کر کے بھروسہ ہی کر دیا۔ چنانچہ ہم صوبہ جات واریات پر نکل آ کر دیکھے پولیس نے اپنے مقصد میں لے لئے۔ اسی دن غنایت اللہ صاحب نے اخبارات کو ایک بیان بھی دیا جس کے بعض جملے حسب ذیل ہیں۔

”ہم یقیناً تشدد و کئے حاجی ہیں۔ عدم تشدد کے لئے والوں کو صفحہ دنیا سے نیست و نابود کر دینا چاہیے۔ عدم تشدد بغیر فطری ہے۔“ مگر اخبارات نے اس قسم کا تشدد آمیز بیان شائع کرنے سے انکار کر دیا۔

غنایت اللہ صاحب کی گرفتاری

ہایاکر اور لکھنؤ گیا ہے مولانا ابوالکلام آزاد کی خواہش پر شیوہ لیڈروں نے تیار اور شیوہ پیش کر دیا تھا۔ مگر غنایت اللہ صاحب اور ان کے خاکسار پھر بھی لکھنؤ سے جانے کا نام نہیں لیتے تھے۔ بلکہ اس ہنگامہ کے بعد انہوں نے دینی کٹر لکھنؤ کی معرفت حکومت کے سامنے اپنے کچھ مطالبات پیش کیے جن میں سے چند یہ تھے۔

۱۔ شیوہ کی پرستی کو کسی قسم کی پابندی نہ عائد کی جائے۔
۲۔ اخبارات کو تحریک خاکسار کے خلاف مضامین لکھنے سے حکماً روک دیا جائے۔

معلم خاکساروں کو شہر کی سڑکوں پر جلسوں کی صورت میں ”مارچ“ کرنے کی اجازت دی جائے۔

۳۔ جن خاکساروں کے خلاف ماریٹ کے جرم میں دفعہ ۱۰۷ کے فتوات چلائے جا رہے ہیں وہ سب واپس لے لئے جائیں۔
۴۔ جو اخبار فروش غنایت اللہ صاحب کی قیام گاہ کے قریب اخبار بیچ رہا تھا۔ اس پر مقدمہ چلایا جائے۔

غنایت اللہ صاحب کو اصرار تھا۔ کہ جب تک ہمارے مطالبہ نہ تسلیم کیا جائیگا ہم لکھنؤ سے نہیں جائیں گے۔ اور جو بھی جائے گا کرینگے حکومت کی نرمی اور برداشت کی انتہا ہو چکی تھی۔ اور دوسری طرف خاکساروں کی حرکتوں سے شہر میں خوف وراس پھیلنا تھا۔ آخر کار حکومت کو حکم ستمبر کی رات کو غنایت اللہ صاحب اور ان کے بعض

